مطالعہ پاکستان (لازمی)	انٹر (پارٹ-II)	پرچہ II : (انشائیہ طرز)
وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ	2019ء (پہلا گروپ)	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- درجِ ذیل میں سے کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) ویول پلان کے کوئی سے دو نکات تحریر کیجیے۔

جواب: ویول پلان کے دو نکات درجِ ذیل ہیں:

1- مستقبل کا دستور برِ صغیر کی تمام سیاسی طاقتوں کی مرضی سے بنایا جائے گا۔

2- گورنر جنرل کی انتظامی کونسل بنائی جائے گی اور کونسل میں برِ صغیر کی سیاسی قوتوں کے نمائندے شریک کیے جائیں گے۔ ان میں چھے ہندو اور پانچ مسلمان ہوں گے۔

(ii) سائنٹیفک سوسائٹی کب اور کس نے قائم کی؟

جواب: سائنٹیفک سوسائٹی 1863ء میں سرسید احمد خان نے قائم کی۔

(iii) قائداعظمؒ نے 11 اکتوبر 1947ء کو سرکاری ملازمین سے خطاب کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: قائداعظمؒ نے فرمایا: "ہمارے لیے یہ ایک چیلنج ہے۔ اگر ہمیں ایک قوم کی حیثیت میں زندہ رہنا ہے تو ہمیں مضبوط ہاتھوں سے ان مشکلات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ ہمارے عوام غیر منظم اور پریشان ہیں۔ مشکلات نے انھیں الجھایا ہوا ہے۔ ہمیں انھیں مایوسی کے چکر سے باہر نکالنا ہے اور اُن کی حوصلہ افزائی کرنی ہے۔ اس وقت انتظامیہ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور عوام اُس کی جانب رہنمائی کے لیے دیکھ رہے ہیں۔"

(iv) بھارت نے پاکستان کے حصے کے اثاثے پاکستان کو کیوں نہ دیے؟

جواب: بھارت نے پاکستان کو زیر کرنے اور اسے ابتدا میں کمزور اور ناکام بنانے کے لیے پاکستان کے اثاثے اسے نہ دیے۔

(v) پاکستان کے موسموں کے نام تحریر کیجیے۔

جواب: پاکستان کے موسموں کے نام درجِ ذیل ہیں:

1- موسمِ گرما　　2- موسمِ خزاں
3- موسمِ سرما　　4- موسمِ بہار

(vi) معاشی عدمِ توازن کی کیا وجوہات ہیں؟

جواب: پاکستان اپنے قیام سے ہی معاشی عدمِ توازن کا شکار رہا ہے جہاں آمدن کم اور اخراجات زیادہ رہے ہیں، جس کی اصل وجہ ہمارے بجٹ میں غیر ترقیاتی اخراجات زیادہ اور ترقیاتی اخراجات کم ہیں۔ ہماری برآمدات کم اور درآمدات زیادہ ہیں، اس لیے بجٹ میں خسارہ معاشی عدمِ توازن کا شکار رہا ہے۔ ہمارے بجٹ کا سب سے بڑا حصہ قرضوں پر سود کی شکل میں ادا کرنا پڑتا ہے یا پھر فوجی اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ یہ دونوں اخراجات بجٹ کا 60 فیصد بن جاتے ہیں اور ترقیاتی اخراجات 40 فیصد سے بھی کم ہیں۔

(vii) انسانی حقوق کی دو خصوصیات تحریر کیجیے۔

جواب: انسانی حقوق کی تین خصوصیات درجِ ذیل ہیں:

1- انسانی بنیادی حقوق کی حیثیت ہمہ گیر ہوتی ہے۔
2- انسانی بنیادی حقوق کو حکومت غصب نہیں کر سکتی۔

(viii) وزارت کسے کہتے ہیں؟

جواب: وزارت ایک یا ایک سے زیادہ ڈویژنوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ وزارت کا اہم کام پالیسیاں بنانا اور ان کو لاگو کرنا ہوتا ہے۔ وزارت کا سیاسی سربراہ وفاقی وزیر ہوتا ہے جبکہ انتظامی سربراہ سیکرٹری ہوتا ہے، جو گریڈ 22 کا آفیسر ہوتا ہے۔

(ix) وائرس کی کون سی قسم "ڈینگی بخار" پھیلاتی ہے؟

جواب: "ڈینگی بخار" ڈینگی وائرس کے سبب پھیلتا ہے۔

3- درجِ ذیل میں سے کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے:　(12)

(i) مغلیہ دور کے ان دو بادشاہوں کے نام لکھیے جو فنِ خطاطی میں گہری دلچسپی رکھتے تھے۔

جواب: مغلیہ دور کے دو بادشاہ، جو فنِ خطاطی میں دلچسپی رکھتے تھے اُن کے نام درجِ ذیل ہیں:

1- ظہیر الدین بابر　　　　2- اورنگ زیب عالمگیر

(ii) سندھی زبان کے دو شعرا کے نام لکھیے۔

جواب: سندھی زبان کے دو شعرا کے نام درج ذیل ہیں:

1- شاہ عبداللطیف بھٹائی　　　　2- سچل سرمست

(iii) پشتو زبان کی شاعری کے موضوعات کیا ہیں؟

جواب: پشتو شاعری میں جو موضوعات نمایاں طور پر پائے جاتے ہیں۔ ان میں حریت، غیرت، جنگ وغیرہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ تصوف کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔

(iv) قومی یکجہتی کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: جس قوم میں قومی یکجہتی اور اتحاد پیدا ہو جائے، تو وہ قوم ترقی کی منزل کی طرف گامزن ہو جاتی ہے اور قوم کے افراد یکجا ہو کر قومی ترقی اور خوشحالی پر گامزن ہو جاتے ہیں۔ ملک میں امن اور باہمی تعاون کی فضا قائم ہو جاتی ہے۔

(v) معاشی منصوبہ بندی کی تعریف کیجیے۔

جواب: قومی معیشت اور عوام کی خوشحالی کے لیے ملکی وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کرنے کا نام معاشی منصوبہ بندی ہے۔

(vi) انفارمیشن ٹیکنالوجی سے کیا مراد ہے؟

جواب: انفارمیشن ٹیکنالوجی کا مطلب ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے معلومات کو حاصل کرنا، دوسروں تک پہنچانا، ان کا استعمال کرنا، ان پر سوچنا اور ایک نئے طریقے سے لوگوں کے سامنے رکھنا تاکہ زیادہ سے زیادہ معلومات لوگوں تک پہنچ سکیں۔

(vii) پاکستان کی دو کھلاڑی خواتین کے نام لکھیے۔

جواب: پاکستان کی دو کھلاڑی خواتین کے نام درج ذیل ہیں:

1- ماریہ طور پاکے وزیر (سکوائش کھلاڑی)

2- شہلا بلوچ (فٹ بال کھلاڑی)

(viii) پاکستان کی خارجہ پالیسی کے دو مقاصد تحریر کیجیے۔

جواب: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد میں سے دو درجِ ذیل ہیں:

1- پاکستان کی خارجہ پالیسی کا سب سے اہم مقصد ''قومی سلامتی و تحفظ'' ہے۔

2- پاکستان کی خارجی پالیسی کا دوسرا اہم مقصد ''معاشی ترقی'' ہے۔

(ix) پاکستان کے ایٹمی دھماکے پر مختصر نوٹ لکھیے۔

جواب: 1998ء میں بھارت میں ''بھارتیہ جنتا پارٹی'' (BJP) برسرِ اقتدار آئی تو اس نے بھارت کی برتری کا سکہ جمانے کے لیے 11 مئی 1998ء کو پوکھران (راجستھان) میں پانچ ایٹمی دھماکے کر کے خطے میں اپنی ایٹمی برتری قائم کرنے کی کوشش کی۔ عالمی دباؤ کے باوجود پاکستان کی حکومت نے اپنے عوام کے مطالبے پر اخلاقی جرأت اور قومی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے 28 مئی 1998ء کو بلوچستان کے چاغی پہاڑ میں بھارت کے پانچ دھماکوں کے مقابلے میں سات دھماکے کر کے اپنے دفاع کو مضبوط بنایا۔ اگر خدانخواستہ پاکستان ایسا نہ کرتا تو بھارت پاکستان کو شدید نقصان پہنچا چکا ہوتا۔

(حصہ دوم)

نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات میں سے صرف دو (2) کے جوابات لکھیے۔

سوال :4- سرسید احمد خان کی تعلیمی خدمات بیان کیجیے۔ (8)

جواب: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2017ء (پہلا گروپ) سوال نمبر 4۔

سوال :5- حضرت عمرؓ کے دور کی انتظامیہ کی خصوصیات بیان کیجیے۔ (8)

جواب: **حضرت عمرؓ کے دور کی انتظامیہ کی خصوصیات**

1- مجلسِ شوریٰ کا قیام:

آپؓ اپنے دورِ حکومت میں مجلسِ شوریٰ کا قیام عمل میں لائے۔ مجلسِ شوریٰ کے دو حصے تھے: مجلسِ شوریٰ خاص اور مجلسِ شوریٰ عام۔ مجلسِ شوریٰ خاص' کابینہ کے ارکان پر مشتمل تھی۔ مجلسِ شوریٰ

عام قبائل کے لیڈروں اور عام آدمیوں پر مشتمل ہوتی تھی۔ تمام فیصلے مشاورت سے کیے جاتے تھے۔

2- ریاست کی انتظامیہ ڈویژن میں تقسیم:

آپؓ نے تمام سلطنتِ اسلامیہ کو چودہ صوبوں میں تقسیم کیا تھا اور صوبوں کو مزید ضلعوں میں تقسیم کیا یعنی تمام ملک کو مختلف انتظامی اکائیوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ آپؓ نے ہر صوبہ میں بہت سے سرکاری ملازمین مثلاً ولی، کاتب، کاتب الخراج، صاحب الاحادیث، صاحب البیت المال، قاضی اور عادل مقرر کر رکھے تھے۔

3- مرکزی حکومت:

آپؓ کے دورِ حکومت میں مرکزی حکومت بہت مضبوط تھی، جس میں بے شمار محکمے تھے۔ ان میں قابل الذکر دیوان الجند، دیوان الانشا، دیوان الخراج، وقف کا محکمہ اور شکایتی مرکز وغیرہ شامل تھے۔ مرکزی حکومت کے تمام محکمے عوام کی خدمت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔

4- انتظامی پالیسی:

حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ حکومت میں بہت سی انتظامی پالیسیاں بنائیں، جن کا مختصر ذکر درجِ ذیل ہے:
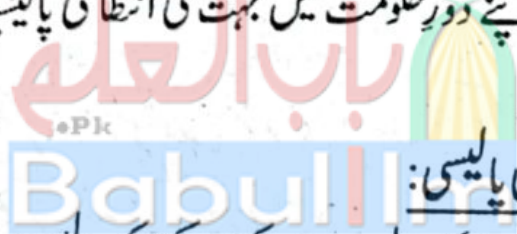
(i) دروازہ کھلا رکھنے کی پالیسی:

حضرت عمرؓ نے عوام کے لیے دروازہ کھلا رکھنے کی پالیسی اپنائی ہوئی تھی۔ اپنے گورنر و دیگر اہل کاروں کو ہدایت دے رکھی تھی کہ عوام پر اپنے دروازے ہمیشہ کھلے رکھیں اور مظلوموں کی دادرسی کریں۔

(ii) احتساب پالیسی:

آپؓ کے دور میں کڑے احتساب کا بندوبست تھا۔ آپؓ جب بھی کسی کو حکومتی کارندہ مقرر کرتے تو لکھ کر تقرر نامہ و دیگر ہدایات و ذمہ داریاں دیتے۔ سرکاری افسر اپنے علاقہ میں جا کر لوگوں کو اکٹھا کرتا اور اپنا حکم نامہ پڑھ کر سناتا تاکہ لوگوں کو اس کی ذمہ داریاں معلوم ہو جائیں۔ تقرر کے وقت اس کی جائیداد وغیرہ کا ریکارڈ بھی رکھا جاتا تھا۔ اس میں اضافہ کی شکل میں مذکورہ عہدیدار کو اپنے عہدے سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا اور تمام جائیداد بحقِ سرکار ضبط بھی کی جاتی تھی۔

ہر کارندے کو ہدایت تھی کہ نہ تو وہ گھوڑے پر سوار ہوگا' نہ عمدہ کپڑے پہنے گا اور نہ ہی دروازے پر دربان بٹھائے گا۔

(iii) زمین کے متعلق پالیسی:

آپؓ نے جاگیردارانہ نظام کو ختم کر کے تمام زمین مزارعوں میں تقسیم کر دی۔ اس کے علاوہ نہریں کھدوائیں' زمین کا سروے کروایا اور سروے کے مطابق ٹیکس کی رقم متعین کی۔

(iv) میرٹ پالیسی:

آپؓ نے نظامِ حکومت میں میرٹ کی پالیسی کو اپنایا اور قابلِ رشک اہلیت کے حامل افراد کو حکومت کے مختلف عہدوں پر مقرر کیا۔ جید علما کو جج مقرر کیا۔ تمام تقرریاں کرنے سے پہلے مجلسِ شوریٰ سے رائے لی جاتی تھی۔

(v) مالی پالیسی:

آپؓ نے سلطنتِ اسلامیہ کے لیے مالی پالیسی تین اُصولوں کی بنیاد پر بنائی تھی۔ یعنی صحیح اکٹھا کرو' صحیح خرچ کرو اور غلط خرچ کرنے سے روکو۔ آپؓ بیت المال کو عوام کی امانت سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر خلیفہ امیر ہے تو اسے بیت المال سے کچھ نہیں لینا چاہیے۔ اگر وہ غریب ہے تو گزارے کے مطابق لینا چاہیے۔ ملک کے تمام لوگوں کو روٹی' کپڑا مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری تھی۔

سوال :6- پاکستان میں زرعی شعبے کی اہمیت اور افادیت بیان کیجیے۔ **(8)**

جواب : **پاکستان میں زرعی شعبے کی اہمیت اور افادیت**

پاکستان کی معیشت میں زراعت کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ملکی آمدنی کا زیادہ حصہ زرعی شعبہ کی برآمدات سے حاصل ہوتا ہے۔ پاکستان زرعی شعبہ میں مسلسل ترقی کر رہا ہے۔ پچھلے چند سالوں سے زراعت میں کافی ترقی ہو رہی ہے۔ پاکستان کی تمام بڑی صنعتوں مثلاً سوتی کپڑا' چاول' چینی' فلور' گھی اور خوردنی تیل کی صنعتوں کا انحصار زرعی شعبہ پر ہے۔ ضروریات کو پورا کرنے کے لیے زرعی شعبہ کی ترقی کی طرف کافی توجہ دی گئی ہے۔ زراعت پاکستان کی معیشت کا سب سے اہم شعبہ ہے۔ ذیل میں اس شعبے کی افادیت اور ترقی کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

1- غذا کی فراہمی:

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ ہمارے ملک کی مشہور غذائی فصلیں، گندم، چنا، چاول، مکئی، باجرا، تیل دار اجناس اور جو وغیرہ ہیں، جو ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی کی غذائی ضروریات پوری کرتی ہیں۔ پاکستان زیادہ تر غذائی فصلوں کی پیداوار میں خود کفیل ہے۔

2- نقد آور فصلیں:

نقد آور فصلیں کپاس، گنا، تمباکو وغیرہ ہیں، جو ہمارے ملک کی قیمتی دولت ہیں۔ زرِمبادلہ کا نمایاں حصہ انھی کی بدولت حاصل ہوتا ہے۔ یہ صنعتی خام مال کا اہم ذریعہ ہیں۔ کپڑے، چینی اور سگریٹ وغیرہ کی صنعتوں کا انحصار انھی فصلوں پر ہے۔

3- پھل اور میوہ جات:

پاکستانی پھل اپنے ذائقے، غذائیت اور خوبصورتی کی بنا پر دنیا بھر میں پسند کیے جاتے ہیں۔ اہم پھل آم، کینو، مالٹا، امرود، کیلا، انگور، سیب، آلو بخارا، خوبانی اور آڑو وغیرہ ہیں۔ خشک میوہ جات زیادہ تر صوبہ خیبر پختونخوا میں کاشت ہوتے ہیں۔ پاکستان پھلوں اور میوہ جات کی برآمد سے ہر سال کثیر زرِمبادلہ کماتا ہے۔

4- زراعت اور روزگار:

روزگار کی فراہمی کے نقطۂ نظر سے زراعت پاکستان کا سب سے بڑا شعبہ ہے۔ ملکی آبادی کا لگ بھگ 42 فیصد حصہ اور دیہی آبادی کا قریباً 60 فیصد زرعی شعبے سے وابستہ ہے، جو عبادت سمجھ کر یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

5- قومی آمدنی:

جی ڈی پی کا کم و بیش 20 فیصد حصہ زرعی شعبے سے حاصل ہوتا ہے اور اس میں زیادہ تر حصہ لائیوسٹاک کا ہے۔ حکومت زرعی شعبے کی کارکردگی بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات کر رہی ہے۔ چھوٹے کسانوں کو آسان اقساط پر قرضے فراہم کر رہی ہے۔ لائیوسٹاک کے شعبے پر بھی خصوصی توجہ دی جا رہی ہے، تاکہ متعلقہ افراد کی آمدنی اور معیارِ زندگی میں اضافہ ہو سکے۔

6- معاشی ترقی:

پاکستان کی معاشی، صنعتی اور تجارتی ترقی کا انحصار زراعت پر ہے۔ موجودہ دور میں زراعت کو جدید مشینوں اور جدید تقاضوں کے مطابق ترقی دی جا رہی ہے۔

7- اچھے بیجوں کا استعمال:

زراعت کی ترقی کی ایک اہم وجہ اچھے اور زیادہ پیداوار دینے والے بیجوں کا استعمال ہے۔ حکومت فی ایکڑ اور مجموعی ملکی پیداوار میں اضافے کے لیے اچھے، معیاری اور بہتر پیداوار دینے والے بیجوں کی بروقت فراہمی کے لیے ہر ممکن اقدامات کر رہی ہے۔

8- آبپاشی کا نظام:

پاکستان کا نہری نظامِ آبپاشی ڈیڑھ سو سال سے زائد پرانا ہے، جو منگلا اور تربیلا جیسے بڑے کثیر المقاصد ڈیموں کے علاوہ کئی ایک آبپاشی اور رابطہ انہار پر مشتمل ہے۔ پاکستان میں اس وقت زیرِ کاشت رقبے کے زیادہ حصے کا انحصار آبپاشی کے نظام پر ہے۔ حکومت آبپاشی کے وسائل میں اضافے کے ساتھ نہری پانی کے ضیاع کو روکنے کے لیے بھی کوشاں ہے۔ نہروں اور کھالوں کی پختگی کے ساتھ ساتھ پانی کے استعمال کے کفایتی طریقے بھی متعارف کرا رہی ہے۔ ناہموار کھیتوں کے لیے لیزر ٹیکنالوجی کا استعمال، پانی کے کم وسائل سے بہتر استفادہ کے لیے سپرنکلر اور ڈرپ جیسے منصوبے حکومت کی زراعت کے لیے سنجیدگی کا مظہر ہیں۔

9- فصلی بیماریاں:

پاکستان کی آب و ہوا فصلی بیماریوں اور کیڑے مکوڑوں کے لیے سازگار ہے۔ حکومت فصلوں کو کیڑے مکوڑوں سے بچانے کے لیے زرعی ادویات کی درآمد پر ہر سال ایک کثیر رقم خرچ کر رہی ہے، تاکہ فصلی بیماریوں اور کیڑے مکوڑوں کا خاتمہ ہو اور پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔

10- بہترین کھادوں کا استعمال:

بہتر پیداوار کے لیے کھادوں کی اہمیت مسلمہ ہے۔ حکومت کھادوں کی مناسب مقدار میں بروقت فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے جملہ وسائل بروئے کار لا رہی ہے، تاکہ کھادوں کے مناسب

استعمال سے پیداوار میں ہر ممکن اضافہ کیا جا سکے۔

11- زرعی اصلاحات:

پاکستان کی زرعی شعبہ میں اصلاحات بھی زراعت کی ترقی میں بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ اصلاحات 1959ء، 1972ء، 1977ء اور حالیہ برسوں میں کی گئی ہیں، تاکہ فی کس زرعی آمدنی اور اراضی کی ملکیت میں توازن قائم کیا جائے، مزارع اور مالک کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم کیے جائیں اور زرعی پیداوار میں اضافہ کیا جا سکے۔

12- پختہ سڑکیں:

سڑکوں کے ذریعے پیداواری علاقے کا منڈیوں تک رابطہ ہونا بہت ضروری ہے۔ حکومتِ پاکستان اس سلسلے میں نہ صرف پرانی سڑکوں کو پختہ بنا رہی ہے، بلکہ بہت سی نئی سڑکیں بھی بنا رہی ہے، تاکہ کسان اپنی اجناس منڈیوں تک آسانی سے پہنچا سکیں اور اچھے داموں فروخت کر سکیں۔

13- تعلیمی سہولتیں:

کاشتکاروں کے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لیے دیہات کی سطح پر تعلیمی سہولتوں کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جا رہا ہے تاکہ کاشتکاروں کے بچے زراعت کے جدید طریقوں کے بارے میں معلومات حاصل کر کے ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

14- سیم و تھور پر قابو پانا:

سیم و تھور کے ناسور پر قابو پانے کے لیے ملک بھر میں حکومت کی طرف سے متعدد پروگرام شروع کیے گئے ہیں، تاکہ زیرِ کاشت رقبے میں اضافہ ہو سکے۔ ان پروگراموں سے نہ صرف زیرِ کاشت رقبہ بڑھا ہے بلکہ زرعی پیداوار بھی بڑھی ہے۔ اب تک کئی سکیمیں کامیابی سے پایۂ تکمیل سے ہم کنار ہو چکی ہیں، جن سے زیرِ کاشت رقبہ میں اضافہ ہوا ہے۔ مزید سکیموں پر کام ہو رہا ہے۔